اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

ٹیلیفون نمبر ۹۱

دارالامان قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۲۸	۲۷ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش	۲۶ شوال سنہ ۱۳۵۹ھ	۲۷ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۷۰

عالمگیر اخوت محبت اور وید

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے منوّر چہرہ پر سے گرد و غبار کو ہٹا کر اس کی حقیقی اور صحیح تعلیم کو ایسے دل آویز اور دلکش پیرایہ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی چاہتے ہیں۔ کہ وُہ خوبیاں ان کے مذہب میں بھی پائی جائیں۔ اور اس کے لئے جب انہیں کوئی اور صورت نظر نہیں آتی۔ تو بے بنیاد دعوے پیش کرنے لگ جاتے ہیں

آریہ سماج کے مشہور لیڈر مہاتما نارائن سوامی جو حیدر آباد ستیہ گرہ کی تحریک کے پہلے ڈکٹیٹر تھے۔ حال میں جب حیدر آباد گئے۔ تو انہوں نے آریہ کمار سبھا کے سالانہ جلسہ میں تقریر کی جس میں یہ دعوٰے پیش کیا۔ کہ:- ویدوں میں حکم ہے۔ کہ "تمام انسانوں کو ایک خاندان خیال کرو۔ اور اس خاندان کا پتا پرماتما اور ماتا زمین کو سمجھو۔ یہ ویدوں کی امن پسند تعلیم جس میں اعلےٰ ادنےٰ اونچ نیچ اور اچھے بُرے کا کوئی فرق نہیں۔ وید کی تعلیم عالمی اخوت اور محبت ہے۔ اس میں رنگ ملک یا زبان کی کوئی تفریق نہیں" اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ:- "وید کی تعلیم ہی سے دُنیا میں شانتی ہو سکتی ہے؟"

کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر اس دعوٰے کے ثبوت میں ویدوں کے حوالجات بھی پیش کئے جاتے۔ تا اندازہ لگایا جاسکتا۔ کہ ویدوں نے عالمگیر اخوت اور محبت پیدا کرنے کا کیا طریق بتایا ہے۔ اور وہ کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔ تاہم سوامی جی نے یہ کہکر بہت آسانی پیدا کر دی ہے۔ کہ

"آریہ سماج کے پروَرتک مہرشی سوامی دیانند جی نے ہمارے ہاتھ میں گائیڈ یا کنجی دی ہے"۔ (پرتاپ ۲۶۔ نومبر)

یعنی ویدوں کی تعلیم سوامی دیانند جی کی تحریروں سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر جب بانیٔ آریہ سماج کی تحریروں کو دیکھا جائے۔ تو حیرت ہوتی ہے۔ کہ مہاتما نارائن سوامی صاحب کو یہ دعوٰے کرنے کی جُرأت کیونکر ہوئی۔ کہ ویدوں میں تمام انسانوں سے محبت کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور ساری دنیا میں اخوت پیدا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ سوامی دیانند جی کی سب سے اہم تصنیف "ستیارتھ پرکاش" ہے جسے آریہ ترنگا میں آکر وہی درجہ دیتے ہیں۔ جو مسلمانوں میں قرآن کریم۔ اور عیسائیوں میں اناجیل کو حاصل ہے۔ اس میں دیگر مذاہب کے لوگوں سے اخوت اور محبت کی تلقین تو الگ رہی۔ ان کے خلاف سخت بے رحمانہ احکام ویدوں کے حوالہ سے درج کئے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اس وید کی بُرائی کرنے والے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے"۔ (صفحہ ۵۹)

پھر لکھا ہے:-

"جو شخص وید اور وید کے مطابق اہل کمال کی تصانیف کی بے وقری کرے اس کو نیک لوگ ذات سے خارج کر دیں۔ کیونکہ جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے۔ وہی ناستک (ملحد) کہلاتا ہے"۔ صفحہ ۲۹۶۔

صفحہ ۳۰۵ پر سوامی جی بکری کے دودھ اور دوسرے جانوروں کے فوائد بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"ان جانوروں کے مارنے والوں کو سب انسانوں کا تہیا کرنے والا (قاتل) سمجھے گا۔ دیکھو۔ جب آریوں کا راجیہ تھا تو یہ نہایت مفید جانور گائے وغیرہ نہیں مارے جاتے تھے۔ . . . . . . جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ اس ملک میں آکر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں تب سے برابر آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے"۔

"آریہ ورت میں غیر ملک والوں کے راجیہ ہونے کے باعث آپس میں پھوٹ اختلاف مذہب۔ برہم چریہ نہ رکھنا علم نہ پڑھنا نہ پڑھانا بچپن میں بغیر رضامندی کے شادی کا ہونا۔ دروغگوئی وغیرہ بد عادات وید ودیا کا پرچار نہ ہونا بُرے کام ہیں"۔ (صفحہ ۳۰۷)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وید رنگ۔ ملک اور زبان کی حدبندیوں سے بالا ہوکر "عالمی اخوت اور محبت" کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اور اپنے ماننے والوں کو ہدایت کر رہے ہیں۔ کہ "تمام انسانوں کو ایک خاندان کی طرح سمجھیں" یا سخت منافرت پیدا کر رہے ہیں؟

نارائن سوامی صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ "ویدوں کی امن پسند تعلیم میں اعلےٰ ادنےٰ اونچ نیچ اور اچھے بُرے کا کوئی فرق نہیں"۔ لیکن کاش وُہ یہ کہنے سے قبل "ستیارتھ پرکاش" کا وُہ حصہ ہی پڑھ لیتے جس میں مسئلہ نیوگ پر بحث کی گئی ہے اور جس میں ویش کو کھتری اور براہمن کے مقابلہ میں نہایت ادنےٰ قرار دیا گیا ہے۔

غرض وید کے متعلق جو دعوٰے کیا گیا ہے۔ وُہ سراسر بے بنیاد ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ نبوت ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پیچش اور حرارت کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؎

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے مزید دعا کریں۔

حرم اول وحرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

یوم پیشوایان مذاہب

یکم دسمبر بروز اتوار ہے اسے کامیاب بنائیں۔ اور ہندو مسلم سکھ دیارسی مسیحی ویہودی جملہ فرزندان ہندوستان کو احمدیہ پلیٹ فارم اتحاد و اتفاق پر جمع کرکے اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل کریں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ رپورٹ بھیجنے میں دیر نہ کریں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ

آخری موقعہ ہاتھ سے نہ جانے پائے

اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں تکمیل ایمان کا باعث ہیں۔ اور ایسے مومنوں کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ چھٹے سال کا عہد اپنے امام کے حضور پیش کرنے والو! کیا آپ اپنا عہد پورا کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء کی آخری تاریخ کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ بلکہ اپنے اوپر تنگی ڈال کر بھی اپنا عہد پورا کریں ؎

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا لفٹنٹ ہادی علی خان صاحب رام پور میں شیخ مسعود احمد صاحب کے نیچے ڈیرہ غازیخاں میں۔ خاکسار کے برادرزادگان پروفیسر محمد عبد القادر خان قادیان میں اور اقبال محمد خان مظفر گڑھ میں بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ خاکسار بھی عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سب کو شفا عطا فرمائے۔ خاکسار محمد اکبر خان قادیان

تلاش گمشدہ مسمی محمد رفیق ولد اللہ بخش ساکن رام رہان ڈاکخانہ بھابڑہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا عمر قریباً ۲۵ سال رنگ گندمی مائل بسیاہی۔ ریش مولویانہ اور گھنی۔ خواندہ۔ طبیعت سادہ قد میانہ ایک سال سے لاپتہ ہے۔ غالباً کسی جگہ برائے تعلیم مقیم ہے۔ اگر کسی کو اس کے متعلق علم ہو۔ تو ان کے چچا مولوی رحیم بخش صاحب کو مذکورہ بالا پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

ولادت خاکسار کے ہاں ۱۵ نبوت ۱۳۱۹ھش کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نام حبیب الرحمٰن تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ خاکسار ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی قادیان

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے متعلق جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا قابل قدر نمونہ

سیٹھ محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن چندوں کی وصولی کے لئے پوری سرگرمی سے کوشاں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حال ہی میں اطلاع دی ہے۔ کہ تحریک جدید کے وعدوں کی مدت چونکہ ۳۰ نومبر کو ختم ہوتی ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ اس ماہ میں تحریک جدید کے وعدوں کی وصولی کے لئے خاص کوشش کی جائے۔ اور دسمبر میں جلسہ سالانہ کی رقم وصول کی جائے۔ لیکن حال میں صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے چندہ جلسہ سالانہ کے لئے جو اپیل شائع ہوئی تھی۔ اس نے میرے ارادہ کو بدل دیا۔ اور میں نے اس امر کی کوشش کی کہ تحریک جدید کے وعدوں کی رقم کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ بھی وصول ہو جائے۔ چنانچہ الحمد للہ اس میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔ کل میں نے جماعت کے چندہ کے ساتھ ۱۴۷ روپے ۱۰ آنے بمد چندہ جلسہ سالانہ ارسال کر دیئے ہیں ؎

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ ۱۰۲۳ روپے ہے۔ اس میں سے اب تک ۹-۱۰-۹۵۵ روپے ادا کئے جا چکے ہیں۔ اور صرف ۳-۵-۷۷ روپے باقی ہیں۔ میری کوشش ہوگی۔ کہ ماہ دسمبر میں یہ رقم ادا ہو جائے اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اس جماعت کے ممبران کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور دوسری جماعتوں کو ان کی مثال کی پیروی کی توفیق دے۔

ناظر بیت المال

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے نہایت ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی وقواعد وضوابط کی دفعہ ۱۰۰ حسب ذیل ہے

"مجالس عاملہ مقامی کے عہدہ داروں کا انتخاب مجالس عامہ مقامی وحلقہ ہائے مجالس عامہ مقامی اپنے اپنے دائرہ میں ہر سال ماہ دسمبر میں کریں گی ۔ ۔ ۔ ۔ اور جب تک نیا انتخاب منظور نہ ہو۔ عہدہ داران ماقبل ہی اپنے عہدہ پر قائم رہیں گے"

اس دفعہ کی رو سے تمام مجالس کے عہدہ داروں کا انتخاب ماہ دسمبر کے اندر اندر ہو جانا چاہیئے۔ امید ہے کہ مجالس فوری توجہ کرکے اپنے عہدہ داروں کا جلد از جلد انتخاب کرکے اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کو دے دیں گی۔ تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے گزارش ہے۔ کہ براہ نوازش عہدہ داران منتخبہ کے متعلق اپنی رپورٹ لکھ کر ماہ دسمبر مطابق ماہ فتح کے اندر ہی دفتر مرکزیہ مجلس خدام الاحمدیہ میں "بصیغہ راز" بھجوا دیں۔ عہدہ داران کے فرائض اور انتخاب کے متعلق دستور اساسی کی مندرجہ ذیل دفعات کا مطالعہ کرنا اور انتخاب سے قبل ان کا مجلس میں سنا دینا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ دفعات ۱۰۰ تا ۱۰۱ و دفعہ ۲۰۱ تا ۲۰۲

جس مجلس کے پاس دستور اساسی موجود نہ ہو۔ وہ خط لکھ کر جلد از جلد دفتر مرکزیہ سے منگوالیں۔

صدر محترم نے انتخابات کے لئے یکم فتح تا ۹ فتح کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ تمام مجالس کو ان تاریخوں کی پابندی ضروری ہے۔ انتخاب کی اطلاع ۱۵ فتح ۱۳۱۹ھش مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۴۰ء تک آجانی چاہیئے ؎

خاکسار۔ خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

تحقیق الادیان

پہاڑی وعظ اور عہد نامۂ قدیم

انجیل میں حضرت مسیح ناصریؑ کا ایک وعظ درج ہے۔ جو عیسائیوں میں "پہاڑی وعظ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ایسا شاندار وعظ پرانے عہدنامہ میں کہیں بھی نہیں۔ اس میں حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں:-

"مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے۔"

"مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں۔ کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔"

"مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں۔ کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے۔"

"مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ کیونکہ وہ آسودہ ہونگے۔"

"مبارک ہیں وہ جو رحمدل ہیں۔ کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔"

"مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔"

"مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔"

"مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے گئے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے۔" (متی ۵/۱-۱۰)

اب قابلِ غور بات یہ ہے۔ کہ یہ وعظ کس لحاظ سے خصوصیت رکھتا ہے۔ آیا اس لحاظ سے کہ اس میں جو کچھ تعلیم دی گئی ہے۔ وہ بے مثال ہے۔ یا اس لحاظ سے کہ پُرانے عہدنامہ میں ایسی تعلیم کہیں نہیں۔ اگر تعلیم بے نظیر ہو۔ تو واقعہ میں یہ ایک خصوصیت ہوگی۔ اور اگر پُرانے عہدنامہ سے بڑھ کر اس میں کوئی نصیحت بیان کی گئی ہے۔ تو یہ امر بھی اسکی فوقیت پر دال ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ تو یہ تعلیم کامل ہے۔ اور نہ پرانے عہدنامہ کی تعلیم سے اس میں کوئی زائد بات بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ تعلیمی لحاظ سے اس میں یہ خامی ہے۔ کہ اس میں صرف حلیموں غریبوں اور مسکینوں کی تعریف کی گئی ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کو مبارک قرار دیا گیا ہے جو ستائے جاتے اور لوگوں کا مقابلہ نہیں کرتے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہر وقت مسکینی، غربت اور ترکِ مقابلہ ہی مفید ہوتا ہے۔ اور کیا مناسب موقعہ پر سختی کرنا اعلیٰ اخلاق میں شمار نہیں کیا جاتا۔ اگر سختی بھی بعض دفعہ ضروری ہوتی ہے۔ تو یہ وعظ تمام وعظوں سے بڑھ کر کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ حلیم بنو۔ دل کے غریب بنو۔ ستائے جاؤ۔ تو پروانہ کرو۔ گویا مسکنت اور غربت اور عجز کی تعلیم دی گئی ہے۔ لیکن نظامِ عالم کو قائم رکھنے کے لئے صرف انہی چیزوں کا ہونا ضروری نہیں بلکہ ضرورت کے وقت درشتی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ پس غیرت اور غصہ اور انتقام اور نفرت یہ سب طبعی تقاضے ہیں۔ جو موقعہ و محل کے ساتھ مل کر اخلاق کہلاتے ہیں۔ اور کوئی ہوشمند انسان ان کو انسانی زندگی سے خارج نہیں کر سکتا۔ اور جبکہ سختی بھی بعض دفعہ ضروری ہوتی ہے۔ تو وہ وعظ جس میں صرف نرمی اور غربت اور مسکنت پر زور دیا گیا ہے۔ کس طرح تمام وعظوں سے بڑھ کر کہلا سکتا ہے۔

پھر اگر پرانے عہدنامہ میں ایسی تعلیم نہ پائی جاتی۔ اور حضرت مسیح ناصریؑ یہ تعلیم دینے میں منفرد ہوتے۔ تب بھی کہا جاسکتا تھا۔ کہ یہ بے نظیر ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وعظ کی تمام ترکیبات اپنے مضمون کے اعتبار سے پرانے عہدنامہ کی تعلیم کے مشابہ ہیں۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ اسی تعلیم کو حضرت مسیح نے اپنے الفاظ میں بیان کر دیا۔ جیسا کہ ذیل کے تقابل سے ظاہر ہے:-

(پہاڑی وعظ) ۱۔ "مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے۔"

(پرانا عہدنامہ) ۱۔ الف۔ "خداوند ان کے نزدیک ہے۔ جو شکستہ دل ہیں۔ اور ان کو جو خستہ جان ہیں بچاتا ہے۔" (زبور ۳۴/۱۸)

ب۔ "وہ راستی سے مسکینوں کا انصاف کرے گا۔ اور انصاف سے زمین کے خاکساروں کے لئے انفصال کرے گا۔" (یسعیاہ ۱۱/۴)

ج۔ "جس کا نام قدوس ہے۔ یوں فرماتا ہے میں بلند اور مقدس مقام میں رہتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ بھی جو شکستہ دل اور فروتن ہے۔ کہ عاجزوں کی رُوح کو جلاؤں اور خاکساروں کے دل کو زندہ کروں۔" (۵۷/۱۵)

د۔ "خداوند فرماتا ہے۔ لیکن میں اس شخص پر نگاہ کروں گا۔ اسی پر جو غریب اور شکستہ دل ہے۔" (یسعیاہ ۶۶/۲)

(پہاڑی وعظ) ۲۔ "مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں۔ کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔"

(پرانا عہدنامہ) ۲۔ الف۔ "وہ جنہیں خداوند نے خریدا ہے۔ پھریں گے۔ اور گاتے ہوئے صیہون میں آئیں گے۔ اور ابدی خوشی ان کے سر پر ہوگی۔ وہ خوشی اور خورمی حاصل کریں گے۔ اور غم اور الم بھاگ جائیں گے۔" (۵۱/۱۱)

ب۔ "خداوند نے مجھے مسیح کیا۔ تاکہ میں مصیبت زدوں کو خوشخبری سناؤں ... اور ان سب کو جو غمزدہ ہیں تسلی بخشوں۔" (۶۱/۲)

(وعظ) ۳۔ "مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں۔ کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے۔"

(عہدنامہ) ۳۔ "وہ جو حلیم ہیں۔ زمین کے وارث ہوں گے۔ اور بہت سی راحت پاکے خوشدل ہوں گے۔" (زبور ۳۷/۱۱)

(وعظ) ۴۔ "مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔"

(عہدنامہ) ۴۔ الف۔ "وہ اسے جو صداقت کی پیروی کرتا ہے۔ دوست رکھتا ہے۔" امثال ۱۵/۹

ب۔ "وہ جو صداقت اور رحمت کی پیروی کرتا ہے۔ زندگی اور صداقت اور عزت پاتا ہے۔" امثال ۲۱/۲۱۔

ج۔ "صداقت کا انجام صلح ہوگا۔ اور صداقت کا پھل ابدی سکھ اور آرام ہوگا۔" یسعیاہ ۳۲/۱۷

د۔ "تو اس کی جو سراسر حق ہے۔ پیروی کیجیو تاکہ تو جئے۔ اور اس زمین کا جو خداوند تیرا خدا تجھ کو دیتا ہے۔ وارث ہووے۔" استثناء ۱۶/۲۰

(وعظ) ۵۔ "مبارک ہیں وہ جو رحمدل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔"

(عہدنامہ) ۵۔ "مبارک ہے وہ جو مسکین کی فکر رکھتا ہے۔ خداوند بپت کے وقت اس کو رہائی دے گا۔ خداوند اس کا حافظ رہیگا۔ اور اسے جیتا رکھیگا۔ اور وہ زمین پر مبارک ہوگا۔" زبور ۴۱/۱۔

"وہ جو کنگال پر رحم کرتا ہے۔ مبارک ہے۔" (امثال ۱۴/۲۱)

(وعظ) ۶۔ "مبارک ہیں وہ جو پاکدل ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔"

(عہدنامہ) ۶۔ ۱۔ الف۔ "وہ ان کو جن کے دل سیدھے ہیں رہائی دیتا ہے۔" زبور ۷/۱۰

ب۔ "خدا اسرائیل کے لئے جتنے صاف دل ہیں خوب ہی ہے۔" زبور ۷۳/۱۔

ج۔ "خوشی ان کے لئے جن کے دل سیدھے ہیں۔" (زبور ۹۷/۱۱)

(وعظ) ۷۔ "مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔"

(عہدنامہ) ۷۔ "خوشی ان کے لئے ہے جو کہ صلح کی مصلحت کرتے ہیں۔" امثال ۱۲/۲۱۔

(وعظ) ۸۔ "مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے گئے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے۔"

(عہدنامہ) ۸۔ الف۔ "میں اپنی پیٹھ مارنے والوں کو دیتا۔ اور اپنے گال ان کو جو بال کو نوچتے۔ میں اپنا موہنہ رسوائی اور تھوک سے نہیں چھپاتا پر خداوند یہوواہ میری حمایت کرتا۔ اور اس لئے میں شرمندہ نہ ہوں گا۔" (یسعیاہ ۵۰/۶ و ۷)

ب۔ "اے لوگو! جن کے دل میں میری شریعت ہے۔ انسان کی ملامت سے مت ڈرو۔ اور ان کی طعنہ زنی سے ہراسان نہ ہو۔ کیونکہ کیڑا ان کو کپڑے کی مانند کھائیگا۔ اور کرم انہیں پشمینہ کی طرح کھا جائیگا پر میری صداقت ابد تک رہے گی۔ اور میری نجات پشت در پشت۔" یسعیاہ ۵۱/۷۔

اس تقابل سے ظاہر ہے۔ کہ پہاڑی وعظ اپنے مفہوم اور مطالب کے لحاظ سے عہدِ قدیم سے ماخوذ ہے۔ پس اگر اس وعظ میں تعلیمی لحاظ سے کوئی سقم نہ بھی ہو۔ تب بھی یہ پرانے عہدنامہ کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ پھر اس وعظ کا جو انداز ہے۔ وہ بھی زبور میں موجود ہے۔ چنانچہ آتا ہے:-

"مبارک وہ آدمی ہے۔ جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا۔" (زبور ۱/۱)

"مبارک ہے وہ جو مسکین کی فکر رکھتا ہے۔" (۴۱/۱)

"مبارک ہے وہ جسے تو نے چن لیا۔" (۶۵/۴)

"مبارک وہ انسان جس میں قوت تجھ سے ہے۔" (زبور ۸۴/۵)

غرض کیا انداز مضمون کے لحاظ سے اور کیا مفہوم کے لحاظ سے پہاڑی وعظ کی ہر نمبر عہدِ قدیم سے ماخوذ ہے۔

سوالات کے جواب

خدا تعالیٰ وقت اور جگہ کی حدود سے بالا ہے

سوال۔ عالم امکان میں ہر چیز کے وجود کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے وقت اور جگہ۔ ہمارا مذہب بتاتا ہے۔ کہ پہلے خدا تھا۔ اور کچھ نہ تھا۔ اور یہ کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ خود "ہمیشہ" وقت کی قید سے آزاد نہیں۔ لہٰذا لازم آیا۔ کہ خدا بھی "کسی وقت سے" ہوگا۔ اور جب سب چیزیں اس نے ہی پیدا کیں۔ تو پھر وہ خود کہاں تھا۔ "تھا" تسلیم ہے "کہاں" کسی جگہ جو اس سے پہلے سے موجود ہوگی۔ لہٰذا خود خدا وقت اور جگہ کے بعد تھا۔ اور اگر یہ نہ بھی مانا جائے تو یہ چیز کہ جب خدا بغیر کسی کے پیدا کئے خود بخود موجود ہو سکتا ہے۔ تو پھر "کائنات" بغیر کسی خالق کے خود بخود کیوں پیدا نہیں ہو سکتی؟"

(۱)

جواب:۔ بے شک ہر چیز جو عالم امکان کے دائرہ کے اندر ہے۔ وہ اپنے حدوث کے سبب وقت کے اثر کے نیچے ہے۔ اور اپنی حدبست کے باعث مکانی حدود کی بھی مقتضی ہے۔ لیکن کیا وقت اور خلا بھی اسی تعریف کے پیمانہ سے ناپا جاتا ہے۔ اگر یہ تعریف وقت اور خلا پر بھی صادق آتی ہے۔ تو کیا وقت چیز نہیں اور کیا وقت کو بھی اپنے وجود کے لئے کسی دوسرے وقت کی ضرورت ہے۔ اور خلا کو بھی اپنے وجود کے لئے کسی جگہ کی احتیاج ہے۔ آپ یقیناً اس کا جواب نفی میں دینگے۔ تو جب وقت اور خلا جو دائرہ امکان کے اندر اور حدوث سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ آپ کی پیشکردہ تعریف سے جو بطور اصول موضوعہ پیش کی گئی ہے مستثنیٰ ٹھہرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی ہستی جو دائرہ امکان کی تعریفوں سے بہت بالا واجب بالذات اور مرتبہ ازلیت سے ممتازانہ شان رکھنے والی ہے۔ اس کے لئے حدوث اور حدود سے مقید چیزیں کیسے محیط ہو سکتی ہیں۔ نیز خدا اپنی کامل ہستی کے لئے کسی دوسری ہستی کا کیسے محتاج ہو سکتا ہے۔ پھر ان چیزوں کا جو اس کے سوا اپنی ہستی میں سب کی سب اسی کی محتاج ہیں۔ اور محدود ہونے سے اس کی حدبست کی احتیاج رکھتی ہیں۔ فتدبروا

پھر خلا ایک نسبتی چیز ہے۔ جس کا عدم اور وجود دونوں سے تعلق ہے۔ اپنی حقیقت کے لحاظ سے تو یہ عدمی ہے اور وجود کے لحاظ سے یہ ایک وہمی چیز ہے۔ جس کے احساس کا تعلق صرف اعتبار عقلی سے ہے۔ جیسے منطقیوں کے نزدیک جزئی موجود فی الخارج بھی ہے۔ اور ذہن میں بھی لیکن کلی حقیقی کا وجود عقلی طور پر تو ذہن میں محسوس ہوتا ہے۔ لیکن خارج میں اس کا کہیں بھی وجود نہیں پایا جاتا۔ جب خلا کی یہ حالت ہے تو خدا جو ہستی ہے اسے اس طرح کے خلا سے کیا تعلق جسے فرضی وجود کے نام پر جگہ سے تعبیر کیا گیا۔ پھر خلا کو جگہ کی حقیقت کے لحاظ سے مادہ اور مادیات سے نسبتی تعلق ہے۔ اور ہر مادی چیز اپنے وجود سے جگہ اور جہات کی نسبتیں پیدا کر لیتی ہے۔ ورنہ حقیقت وجودیہ کے لحاظ سے نہ ہی خلا کا کوئی وجود ہے نہ ہی جہات کا۔ ہاں اعتبار عقلی کے لحاظ سے ان کا وہمی وجود ضرور ہے۔ اور وقت کی حقیقت مقدار فعل سے ظاہر کی جاتی ہے۔ لیکن وقت ماضی اور حال اور مستقبل کے حالات سے خود تجدد حدوث کے انتقالات میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ پس ایسے حادثات کو جو خود ایک محدث اور قدیم اور ازلی ہستی کے تصرف احداث کا محتاج اور اسی کے زیر اثر ہے۔ خدا کی ازلی اور قدیم ہستی کو اپنے وجود اور قیام کے لئے ایسے حادث کی کیا حاجت۔

(۲)

وقت مقدار فعل کے معنی پر دال ہونے سے خود معین حیثیت رکھتا ہے۔ اور وقت کی تعیین جس فعل سے بھی تعلق رکھے گی۔ اس کے لئے اس کے لزوم کی مثال ایسی ہی ہوگی۔ جیسے کسی جوہر کے ساتھ عرض کی۔ اور کسی معدود کے ساتھ عدد کی۔ اور ظاہر ہے کہ عرض اور عدد ایک نسبتی چیز ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی ہستی جس طرح جوہر اور عرض کی تعریف حدوثی اور مادی سے پاک اور بالا ہے۔ کیونکہ وہ جوہر اور عرض کے وجود کی تقدیر کو خود پیدا کرنے والا ہے۔ جیسے کہ عدد اور معدود کی ہندسی تقدیر کو پس وقت کی قیود اور حدود سے بھی وہ بالا ہے۔ ہاں اس کے افعال اور افعال کے اثرات بلحاظ اپنی اس کیفیت کے جو حدوث سے تعلق رکھتی ہے۔ اور مرتبہ وجوب اور امکان کے درمیان یا مرتبہ قدامت اور حدوث کے درمیان علمی احساس کے رو سے حد مشترک کا مرتبہ رکھتی ہے۔ وہ اس ذات واجب کے ذاتی مراتب عالیہ کی برتری کے بالمقابل نہائت ہی اسفل جہت پر واقع ہے۔ جس سے وقت کا تعلق دور کی نسبت سے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ نہ اس نسبت سے جو مستلزم ذات یا صفات باری ہو۔

اس کی مثال قاعدہ تصریف میں بھی ملتی ہے۔ علم صرف نحو میں اسم۔ فعل۔ حرف سے بحث کی جاتی ہے۔ اسم کو زمانہ سے خواہ وہ ماضی ہو یا حال یا مستقبل سب کی حدود و قیود سے بالا اور آزاد سمجھا جاتا ہے۔ فعل کو زمانہ سے تعلق ہوتا ہے۔ اور حروف سے ربط کا فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ پس خدا تعالےٰ کی مثال اسم کی سی ہے۔ کہ وہ زمانہ سے خواہ وہ ماضی ہو یا حال یا مستقبل سب کی حدود و قیود سے بالا اور برتر ذات ہے۔

جس طرح فعل زمانہ سے تعلق رکھتا ہے، خدا تعالےٰ کے افعال بھی جو اس عالم حدوث سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنے اثرات کے ظہور سے منبع صفات سے اتر کر زمانہ سے لاحق ہوتے ہیں۔ لیکن یہ صورت بھی اس فانی نظام عالم کے قوانین سے تعلق رکھتی ہے۔ اور جب مرتبہ صفات باری مرجع عالم وجود ٹھہرے۔ تو وہاں کی کیفیات زمانہ کی خصوصیات معروفہ سے بالا ہوں گی کیونکہ زمانہ اثرات فعل سے تعلق رکھتا ہے نہ صفات سے اور فعل مقدار سے ہے اور صفات مقدار افعال کا سرچشمہ جس سے ظاہر ہے۔ کہ افعال صفات کے نیچے مقام اسفل پر ہیں۔ اور زمانہ بھی بوجہ تعلق افعال مقام اسفل پر تسلیم کرنا پڑے گا۔ اب فاعل جو صاحب صفات ہے۔ اس کے افعال کو بمعہ زمانہ اس کے مقابل پستی کے مقام پر اس کے نیچے سمجھا جائے گا۔ اور صاحب صفات کو زمانہ سے بالا اور مقام برتر پر۔ وھو المطلوب

(۳)

خدا تعالےٰ کی نسبت یہ کہنا کہ "جب سب چیزیں اس نے ہی پیدا کیں۔ تو پھر وہ خود کہاں تھا۔ "تھا" تسلیم ہے۔ "کہاں" کسی جگہ جو اس سے پہلے سے موجود ہوگی۔ لہٰذا خود خدا وقت اور جگہ کے بعد تھا۔" وقت اور جگہ کے متعلق اوپر کے نمبروں میں کافی بیان کر دیا گیا۔ کہ جگہ اور وقت نسبتی تعلقات کا وجود رکھتے ہیں۔ اور خدا کی ہستی ان حادث اشیاء سے بشان ازلیت و محیط ہونے کے بالکل ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی یہ شان ممتازانہ اس بات کی مقتضی ہے کہ قدیم کو حادث پر اور واجب کو ممکن پر قیاس نہ کیا جائے۔ کیونکہ دو مختلف الحقائق چیزیں دائرہ معقولات میں متحد فی الماہیت نہیں ہو سکتیں۔ اور بعض الفاظ جو حادث اشیاء کی طرح اس وجود ازلی کی نسبت استعمال کئے جاتے ہیں جیسے تھا اور کہاں۔ یہ حقیقی معنوں کی رو سے استعمال نہیں کئے جاتے۔ بلکہ ان کا استعمال تمثیلی طریق سے مجازی طور پر ہوتا ہے۔ جیسے ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اور کانوں سے سنتے ہیں۔ اور ہمارا یہ دیکھنا اور سننا خدا تعالےٰ کی صفت بصیر اور سمیع کا فیضان ہے۔ لیکن خدا کا دیکھنا اور سننا ہماری طرح کسی جسمانی آنکھ اور جسمانی کان کا جو عضو ہیں اور بطور آلہ کے ہیں محتاج نہیں۔ نہ ہی ہماری طرح دیکھنے کے لئے کسی ظاہری روشنی کا محتاج ہے۔ اور نہ ہی سننے کے لئے ظاہری ہوا کا۔ پس اس صورت میں کہ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خدا بھی دیکھتا ہے۔ اور سنتا ہے۔ اگر ہم خدا کے لئے بھی آنکھ اور کان کا لفظ اس کے دیکھنے اور سننے کے باعث استعمال کریں۔ تو یہ حقیقی معنوں کے رو سے نہیں ہوگا۔ بلکہ مجاز اور استعارہ کی صورت ہوگی۔

اسی طرح خدا جو ہر جگہ موجود ہے۔ اور ہر وقت موجود ہے۔ اور باوجود ہر جگہ موجود ہونے کے پھر بھی ہر جگہ کی قید سے آزاد۔ اور باوجود ہر وقت موجود ہونے کے پھر بھی ہر وقت کی قید سے بالا ہے۔ تاہم پھر بھی حادث اشیاء جو جگہ اور وقت کی حدود اور قیود میں مقید اور محدود ہیں۔ ان کی طرح مجازی طور پر اس کی نسبت ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ تا مطالب اور معانی کے اقرب الموارد ہونے سے بات سمجھی جا سکے اور سمجھنے میں دقت واقع نہ ہو۔ کیونکہ انسانی دماغ جو مادیات کے ماحول کے اندر رہ کر دماغی نشو و نما سے صرف امثال کے طور پر سمجھنے کا خوگر ہے بہ حقائق غیر مرئیہ کو غیر مرتبات کے معانی محض کو بجز الفاظ و دلالات کے نہیں سمجھ سکتا۔

(۴)

یہ کہنا کہ "جب خدا بغیر کسی کے پیدا کئے خود بخود موجود ہو سکتا ہے۔ تو پھر "کائنات" بغیر کسی خالق کے خود بخود کیوں پیدا نہیں ہو سکتی"۔

اس بات کا جواب گو اوپر آ چکا ہے اور چنداں تفصیل کی ضرورت نہیں۔ لیکن اتنا اور عرض کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ مخلوقات کیا بلحاظ انواع اور کیا بلحاظ افراد۔ اور کیا بلحاظ ترکیبی اجزاء کے مختلف ہو کر پھر ایک نظام کے اندر متحد نظر آتی ہے اور یہ ترکیب اور نظام علم و حکمت اور فاعل بالارادہ کے مصالح حکمیہ کا مقتضی ہے اور یہ صورت نظام عالم کی کائنات کے اجزاء مختلف جو ان صفات کی شان جامعیت و کاملیت کے حامل نہیں ہو سکتے۔ اور ان کی حدوث اور قیام مناسب جملہ حالات و کوائف حادثہ جو بجز کسی حی و قیوم اور خالق و مقدور و محدود ہستی کے ناممکنات سے ہے۔ یقیناً اپنے خالق اور صانع حکیم و علیم اور فاعل بالارادہ ہستی پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہی دلیل خدا تعالیٰ کے خالق اور کائنات کے مخلوق ہونے پر ایک محکم اور پختہ دلیل ہے۔ اور خدا جو فارسی لفظ ہے۔ اور خود اور آ دو لفظوں سے مرکب ہے۔ شاید یہ بھی خدا تعالیٰ کی ممتازانہ شان الوہیت کے لحاظ سے وضع کیا گیا ہو۔ کہ وہ اپنی ہستی میں اپنے کمالات اور الوہیت کے سمیت خود بخود ظہور میں آنے والا اور اپنی ہستی میں کسی اور کا محتاج نہ ہونے والا ہے۔

(۵)

پھر انسان کے دل میں اس سوال کا پیدا ہونا۔ کہ کیوں خالق کی طرح مخلوق بھی خود بخود نہیں۔ یا کیوں مخلوق کی طرح خدا بھی کسی کا پیدا کردہ نہیں اور خود بخود ہے۔ ایسے سوال کا پیدا ہونا اس نظام عالم کے مادی اسباب کے ماحول کے اندر زندگی بسر کرنے۔ اور سبب و مسبب اور علت و معلول کے قواعد منتظمہ کے احساس کے ماتحت عقلی طریق پر پیدا ہوتا ہے جو خالق اور مخلوق کے مختلف الماہیت ہستی ہونے سے ایک کو دوسرے پر قیاس کرنا خود عقل کے نزدیک قیاس مع الفارق ہے۔ اس طرح کے سوال کا جواب قرآن میں لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر کے الفاظ سے بھی دیا گیا ہے۔ کہ جس طرح کے ذرائع سے انسان سمیع بصیر ہے۔ خدا تعالیٰ کا لیس کمثلہ شیئ کی شان بے نظیرانہ سے اس طرح سمیع بصیر ہونا نہیں پس اسی طرح سے اسے اس کی ہر صفت اور ہر شان کے لحاظ سے قیاس کرنا چاہیئے

پس دنیا کا نظام جن اسباب سے تعلق رکھتا ہے۔ خدا ان سب مادی اسباب فانیہ سے برتر مرتبہ رکھتا ہے۔ جس کی اصل اور صحیح معرفت جو عقل کی تنویر کے لئے سورج کی طرح فائدہ بخش ہے۔ وہ خدا کے نبیوں اور رسولوں کے وجود کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور خدا کی وحی اور اس کا الہامی کلام جو علم اور قدرت کے اسرار کا منبع ہے۔ دراصل وہی آئینہ خدا نما ہو سکتا ہے۔ اور دور ہدایت کی وحی کا مہبط خدا کے نبیوں اور رسولوں کا وجود ہی ہوتا ہے جو سورج کی طرح ایک جہان کو روشن کر دیتا ہے

خاکسار۔ ابو البرکات غلام رسول راجیکی

ریاست کشمیر میں دیوناگری رسم الخط کا اجرا اور مسلمان

حکومت کشمیر نے سکولوں میں اردو اور دیوناگری رسم الخط جاری کرنے کے متعلق جو حکم گذشتہ دنوں جاری کیا ہے۔ اس نے ریاست کے جملہ فرقوں میں ایک سرگرم بحث کی بنیاد رکھ دی۔ پیشتر اس کے کہ میں اس حکم پر رائے زنی کروں۔ میں یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میں اس کا حامی ہوں کہ اگر کوئی اقلیت اپنی قومی زبان کو قائم رکھنا چاہتی ہے۔ تو اس کے لئے مناسب سہولتیں بہم پہنچانا حکومت کا فرض ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ حقیقتاً اس کی قومی زبان ہو۔ لیکن میں اس امر کا مخالف ہوں۔ کہ اقلیت کی اس زبان کو اکثریت پر ٹھونسا جائے مگر ہمیں یہاں سب سے پہلے دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہاں کی اقلیت ہندی کے متعلق یہ دعویٰ کر سکتی ہے کہ یہ اس کی زبان ہے۔ اس سوال کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔

مذہبی تدریس کی زبان

ہندو بھائی یہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔ کہ مذہبی تدریس و تعلیم کے لئے ان کی مقدس زبان سنسکرت ہے۔ جس طرح مسلمانوں کی مذہبی تدریس کی مقدس زبان عربی ہے۔ اور میں اس امر کا زبردست حامی ہوں۔ کہ ان دونوں زبانوں کی تعلیم کے لئے جملہ سکولوں میں مناسب انتظام ہونا چاہیئے۔

اگر یہ کہا جائے کہ ہندوؤں کا بہت سا مذہبی لٹریچر ہندی میں ہے۔ تو مسلمانوں کا یہ دعویٰ بھی بالکل درست ہے کہ ان کا بہت سا لٹریچر فارسی میں ہے۔ پس ہندی کو فارسی کے مقابلہ میں رکھا جا سکتا ہے۔ جس طرح فارسی کو تمام طلباء کے لئے لازمی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسی طرح ہندی کو بھی نہیں۔ ہاں جو طالبعلم چاہے پڑھے۔ ان دونوں زبانوں کے لئے جہاں طالبعلموں کی مناسب تعداد ہو انتظام ہونا چاہیئے

اردو سب قوموں کی زبان ہے

ہندوستان میں آریوں کی آمد کے ساتھ سنسکرت رائج ہوئی۔ ابتداءً تو آریہ ہندوستان کی اصلی اقوام سے دور دور رہے لیکن آہستہ آہستہ میل جول شروع ہوا اور ایک نئی زبان پیدا ہوئی جو پراکرت کے نام سے موسوم کی جانے لگی۔ اس کے بعد ہندوستان میں اور حملہ آور آتے رہے۔ اور ان کی زبانوں کے الفاظ یہاں کی زبان میں مخلوط ہو کر اس کی شکل بدلتی گئی۔ یہانتک کہ جب مسلمان آئے۔ تو اس کا نام برج بھاشا ہو چکا تھا۔ ان نئے آنے والوں نے بھی اپنی زبان کے کچھ الفاظ برج بھاشا کو دئیے۔ اور یہ برج بھاشا ان الفاظ کو لے کر اردو کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ اب یہ اردو درحقیقت ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ قومی زبان ہے جسے بلاوجہ غلطی سے مسلمانوں کی زبان محض اس لئے قرار دیا جا رہا ہے۔ کہ اس میں چند الفاظ عربی اور فارسی کے مل گئے ہیں۔ حالانکہ اگر الفاظ کے ماخذوں کی تحقیق کی جائے تو اردو میں عربی فارسی کے الفاظ ۵ فیصدی سے بھی کم ملیں گے۔

غیر رسم الخط کی مشکلات

اب سوال رسم الخط کا پیدا ہوتا ہے۔ زبان کی ترقی جس رسم الخط میں ہوئی ہو۔ وہی اس کے لئے مناسب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ زبان کی ترقی کے ساتھ اس کے حروف اور الفاظ کی آوازوں میں طبعی مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان آوازوں کا دوسرے رسم الخط میں ادا ہونا ممکن نہیں۔ مثلاً خ اور غ دیوناگری میں نہیں۔ اب خدا کو وہاں "کھدا" اور غفار کو "گپھار" لکھنا پڑے گا۔ یعنی کیسے عمدہ الفاظ دوسرے رسم الخط میں جا کر بھونڈے بن جاتے ہیں۔ یہی حال دوسری زبانوں کے الفاظ کا ہے۔

تعلیم میں عملی مشکلات

اس مختصر سی عام بحث کے بعد میں

حکومت کشمیر کے احکام پر نگاہ ڈالتا ہوں تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ حکومت نے یہ احکام جاری کرتے وقت عملی مشکلات کا لحاظ نہیں رکھا اور معلوم ہوتا ہے کہ کونسل عالیہ کے کسی ممبر کو محکمہ تعلیم کے متعلق ذرا سا بھی تجربہ نہیں۔ فرض کیجئے کہ ایک جماعت میں کچھ طالب علم تو اردو رسم الخط جاننے والے ہیں اور کچھ ہندی رسم الخط جاننے والے۔ ٹیچر کو بورڈ پر ایک سوال سمجھانا ہے تو وہ کس رسم الخط میں سمجھائے گا ایک رسم الخط میں سمجھائیگا تو دوسرے رسم الخط والے طالب علم محروم رہیں گے۔ اگر آپ کہیں کہ پہلے ایک رسم الخط میں سمجھائے اور پھر دوسرے میں تو ضیاع وقت ہے۔ ایسا ہی مشکل الفاظ کے معانی یا جغرافیہ کی اصطلاحیں بورڈ پر لکھنے کے متعلق ٹیچروں کو مشکل پیش آئے گی اور طلباء اور اساتذہ کا بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جائے گا۔

مسلمانوں کی شکایت درست ہے

اس حکم پر ہندو اخبارات بغلیں تو بجا رہے ہیں مگر انہیں معلوم نہیں کہ ایک اور مشکل بھی موجود ہے۔ ریاست کشمیر کے طالب علم پنجاب یونیورسٹی میں امتحان دیتے ہیں جو طلباء صرف دیوناگری رسم الخط رکھیں گے ان کے رستے بہت سی مشکلات پیش آئیں گی۔ کیا حکومت کشمیر اور ہندوؤں نے اس کے متعلق بھی کچھ سوچا ہے۔

ابھی تک سرکاری زبان یہاں اردو ہے اور اس کے لئے رسم الخط بھی اردو ہی ہے۔ لیکن جب بعض لوگ صرف دیوناگری رسم الخط میں اردو پڑھ کر آئیں گے تو وہ کس طرح سے دفتری کاروبار چلائیں گے۔ اگر ایک ملازم دیوناگری میں کاروبار کرے اور اس کا افسر یا ماتحت اردو رسم الخط میں اور دونوں ایک دوسرے کے رسم الخط سے نابلد ہوں تو کام کیسے چلے گا۔ اگر کہو کہ سب کو دونوں رسم الخط سیکھنے کا حکم دیا جائے گا تو یہی تو مسلمان کہتے ہیں کہ ان احکام کے نتیجہ میں مسلمانوں کو بھی دیوناگری رسم الخط سیکھنے پر مجبور ہونا پڑے گا جس کی تردید حکومت بلاوجہ کر رہی ہے۔

ہندوؤں کے لئے علیحدہ انتظام

حکومت کا اس وقت تک جو رویہ ہے اس سے مسلمانوں کا یہ اندیشہ بجا ہے کہ ان پر ہندی ٹھونسنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں جس کی ابتداء یوں ہو چکی ہے کہ اسٹاموں پر سے اردو اور انگریزی الفاظ میں قیمت کو اڑا کر صرف ہندی الفاظ میں قیمت درج رکھی گئی ہے۔ وزارت کی سندات ہندی میں دی جا رہی ہیں۔ سمنوں اور کورٹ نوٹسوں پر اردو کے ساتھ دیوناگری درج کی جا رہی ہے۔ ان حالات میں مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہونا ضروری ہے۔

میں شروع میں بتا چکا ہوں کہ ہندی ریاستی ہندوؤں کی کسی صورت میں قومی زبان نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر پھر بھی وہ اس کے سیکھنے پر مصر ہوں اور حکومت ان کی نازبرداری ضروری خیال کرتی ہو۔ تو راعی اور رعایا دونوں کے مفاد کے لئے بہتر یہی ہے کہ صرف ہندوؤں کے لئے ہندی دیوناگری وغیرہ کے علیحدہ انتظامات کئے جائیں اور اسے عمومی بنانے کی کوشش نہ کی جائے۔

ہندو صوبوں میں اردو سکول

بعض ہندو اخبارات اور ہندو لیڈر اپنی ناواقفی کے باعث یہ کہتے ہیں کہ سی۔ پی وغیرہ میں اردو کو ہندی کے برابر درجہ دیا گیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ میں امسال جنوبی اور وسطی ہند کا خود دورہ کر کے آیا ہوں وہاں مسلمانوں کے لئے اردو سکول علیحدہ نہیں لیکن وہ عام طور پر ایسے قصبات میں کھولے جاتے ہیں۔ جہاں اردو تعلیم پانے والے طلباء کی خاصی تعداد ہو اور پھر ان اردو سکولوں کی جو زبوں حالی کانگرسی دورِ حکومت میں ہوئی ہے خدا اس سے دشمنوں کو بھی محفوظ رکھے۔

ہندو اگر ہندی کے لئے زیادہ مصر ہوں تو بہتر ہو کہ جس طرح سی۔ پی میں طلباء کی ایک مقررہ تعداد ہونے پر اردو کے علیحدہ سکول کھولنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہاں بھی جب ہندو لڑکوں کے کسی جگہ ستر اسّی کی تعداد میں ہندی میں ہی تعلیم حاصل کرنا چاہیں ان کے لئے حکومت علیحدہ انتظام کر دے

حکومت حکم کو واپس لے

اس حد تک تو ہندوؤں کے حق کے جواز کو تسلیم کرتا ہوں۔ مگر یہ تسلیم کرنا ناممکن ہے کہ ہندوؤں کی خاطر مسلمانوں کو بھی دیوناگری سیکھنے کے لئے قربانی کا بکرا بنایا جائے۔ اور مسلمان ٹیچروں کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ بھی اسے ایک سال کے اندر اندر سیکھ لیں۔

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ پورے زور سے جد و جہد کر کے حکومت کو مجبور کریں۔ کہ وہ اس نامناسب حکم کو واپس لے لے۔ مگر مجھے خدشہ ہے کہ مسلمان حسب عادت کچھ عرصہ شور مچا کر خاموش ہو جائیں گے۔ اور ہندو ایک قدم اور بڑھانے کا خاموشی سے انتظار کرتے رہیں گے۔ خادم قوم :- غلام نبی گلکار سری نگر

مختلف مقامات میں تبلیغ اسلام

ضلع کانگڑہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل ان دنوں ضلع کانگڑہ میں اچھوتوں کے لئے متعین ہیں وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اچھوتوں کی بعض قومیں جو کہ اچھوتوں کے بھی اچھوت ہیں۔ ہندوؤں کے مظالم سے بہت تنگ ہیں۔ اور ہندوؤں کے لیڈروں سے انہوں نے صاف لفظوں میں کہہ دیا ہے کہ جب تک ہمیں ان کی قطار میں شمار نہیں کیا جاتا۔ ہم کسی قوم کی تعداد بڑھانے کے لئے تیار نہیں۔ ہندوؤں کے چوٹی کے لیڈر رہ گئے تھے۔ لیکن ابھی تک ان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ عام مسلمانوں کی حالت اچھی نہیں وہ ہندوؤں سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ کھانے پینے میں ان کے محتاج ہیں۔

کوٹ رحمت خان

محمد ابراہیم صاحب شاد سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ گذشتہ ماہ میں ۴ معزز سرکاری افسروں کو لٹریچر پیش کیا گیا دو معزز غیر احمدی احباب کے نام فاروق جاری کرایا گیا۔ مسجد احمدیہ میں صبح درس قرآن اور قبل از نماز عشاء درس حدیث ہوتا ہے۔

علی پور چک نمبر ۶ ضلع لاہور

مولوی اعجاز احمد صاحب بنگالی مبلغ لکھتے ہیں۔ مولانا محمد یار عارف اور خاکسار حسب درخواست جماعت وہاں پہنچے۔ ۵ نومبر کو مولوی عارف صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ اس کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ ۵ اور ۶ نومبر دو روز سلسلہ تقاریر جاری رہا حاضرین مشتمل بر مختلف مذاہب پر اچھا اثر رہا۔

مولوی سید اعجاز احمد صاحب حضرت مولانا عبد الواحد صاحب سکنہ برہمن بڑیہ بنگال کے فرزند ہیں۔ اور فارغ التحصیل ہو کر اب مبلغ مقرر ہوئے ہیں خدا کرے کہ وہ اپنے والد کے صحیح جانشین ثابت ہوں۔ مولانا مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بیعت کی تھی۔ اور مشرقی بنگال میں جماعت کا قیام ان کے ذریعہ سے ہوا تھا۔

مہتمم نشر و اشاعت

ایک غلطی کی تصحیح

افسوس ہے کہ دفتر ہذا کی غلطی سے اخبار الفضل میں جماعت ناگجہ کا نام جلسہ سالانہ کے بجٹ کو دس فی صدی سے کم ادا کرنے والی جماعتوں میں شائع ہو گیا ہے۔ در حقیقت اس جماعت نے ۶۸ فی صدی بجٹ پورا کیا ہے۔ اور اس کا نام ۵۰ سے ۷۵ فی صدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں میں شائع ہونا چاہیئے تھا۔

(ناظر بیت المال)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ نئی دہلی میں آج مشرقی ممالک کی کانفرنس کا آخری اجلاس ہوا۔ اجلاس کے اختتام پر تمام نمائندگان نے ایک بیان جاری کیا جس میں کہا کہ گورنمنٹ نے ایک نمائندہ سٹینڈنگ کمیٹی قائم کرنے کی سفارش کی ہے۔ جب تک اس کمیٹی کے بارہ میں کوئی آخری فیصلہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک کانفرنس کے ضروری حصوں کو توڑا نہیں جائے گا۔

دہلی ۲۵ نومبر۔ آج بڑودہ کی ایک پیدل رجمنٹ لام پر چلی گئی۔ سٹیشن پر بہت سے افسر فوجیوں کو الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

دہلی ۲۵ نومبر۔ انڈین ٹیریٹوریل فورس کو اب اور زیادہ بڑھایا جا رہا ہے

ایتھنز ۲۵ نومبر۔ البانیہ میں یونانی فوجوں کو برابر کامیابی حاصل ہو رہی ہے چنانچہ یونانی فوجیں ۱۵۰ میل لمبے مورچہ پر پہلے سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں۔ یونان کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کورٹزا کی فتح کے بعد شمال مغرب میں دس میل دور ایک اور شہر پر بھی یونانی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اسی طرح ۱۵۰۰ مزید اطالوی قیدی بنا لئے گئے ہیں۔ بارہ توپیں اور بہت سا دیگر سامان جنگ بھی ان کے ہاتھ آیا ہے۔ یونان کا توپ خانہ انگریزی توپ خانہ کے ساتھ مل کر دشمن کو سخت پریشان کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۵ نومبر۔ انگریزی بمبار جہازوں نے ہمبرگ پر پھر زور شور سے بم برسائے۔ ریڈیو کی اطلاع ہے کہ ہمبرگ کی گودیوں۔ تیل کے کارخانوں اور فوجی ٹھکانوں پر سخت حملہ کیا گیا۔

لنڈن ۲۵ نومبر۔ کل رات کے وقت لنڈن میں دو جرمن جہاز برباد کر دیئے گئے۔ کل رات دشمن کے حملہ کا زیادہ زور مغربی انگلینڈ پر رہا۔ مگر آدھی رات کے بعد خطرہ دور ہو گیا۔ اس حملہ سے کچھ جانی نقصان بھی ہوا ہے۔ جرمن بمباروں نے لنڈن کے ارد گرد کے علاقہ میں بھی بم پھینکے مگر ان سے نقصان بہت معمولی ہوا۔

لنڈن ۲۵ نومبر۔ پولینڈ کے وزیر اعظم نے ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ پولینڈ کا ہوائی بیڑہ لڑائی میں کیا حصہ لے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ پولینڈ کا ہوائی بیڑہ تین سو سے زیادہ جرمن ہوائی جہازوں کو ٹھکانے لگا چکا ہے۔ مستقبل قریب میں اب ایسے اڈے ملنے والے ہیں جہاں سے دشمن پر آسانی سے حملہ ہو سکے گا۔

واشنگٹن ۲۵ نومبر۔ انگریزی سفیر لارڈ لوتھین نے بتایا کہ برطانیہ کے انجنیئر اور سائنس دان کوئی ایسا ہتھیار ایجاد کرنے کے تجربات کر رہے ہیں جس سے رات کے وقت حملہ کرنے والے بمباروں کو آسانی سے تباہ کیا جا سکے۔ انہوں نے بتایا دو ماہ تک یہ سوال حل نہیں ہو گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا ہتھیار ڈھونڈھ نکالنے میں ابھی دو ماہ اور لگیں گے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ دو ماہ تک اس قسم کا ہتھیار تیار ہو کر میدان میں آ جائے گا۔

ٹوکیو ۲۵ نومبر۔ جاپان کے ایک نہایت مشہور انسان پرنس سیونجی کا آج ۹۲ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ یہ جاپان کے وزیر اعظم بھی رہ چکے ہیں۔ ان کی عزت بادشاہ سے لے کر عام آدمی تک کرتے تھے۔ جاپان کی ترقی میں ان کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ یہ سب سے پہلے آدمی تھے۔ جو اپنے ملک سے باہر تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس وقت گئے۔ جب اسے جائز نہ سمجھا جاتا تھا۔ جاپانی سپاہیوں کو سب سے پہلے انہوں نے بندوقوں سے مسلح کیا اور سب سے پہلے انہوں نے جاپان میں پتلون پہننا شروع کی۔

لنڈن ۲۵ نومبر۔ انگلستان کے لیبر منسٹر نے ہندوستانی مزدوروں کو انگلستان کے ورکشاپوں میں ٹیکنیکل تعلیم دینے کی ایک سکیم تیار کی ہے۔ پچاس کاریگروں کا ایک گروہ دو ماہ میں انگلستان روانہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا گروہ جائے گا۔ اور اگر نتیجہ تسلی بخش رہا۔ تو پھر اور بھی بھیجے جائیں گے۔ ان لوگوں کا انتخاب صوبجاتی لیبر ٹریبونل کریں گے۔ اور ٹیکنیکل تعلیم کی نگرانی کے لئے حکومت ہند نے جو افسر مقرر کیا ہے۔ اس سے بھی مشورہ کیا جائے گا۔ انگلستان میں عرصہ تعلیم چھ ماہ ہو گا۔ ان کے اخراجات حکومت برطانیہ کے ذمہ ہوں گے۔ اور کرایہ آمد و رفت حکومت ہند کے ذمہ۔ انگلستان میں، ان کو پہلے ایک ماہ ہوسٹل میں رکھا جائے گا۔ اور اس کے بعد برطانی مزدوروں کے گھروں میں

لنڈن ۲۵ نومبر۔ ہنگرین ریڈیو نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ محوری طاقتوں کے ساتھ روس کے مشورہ سے شریک ہوا ہے۔ مگر ماسکو ریڈیو نے اسے غلط بتایا ہے۔

لنڈن ۲۵ نومبر۔ برلن ریڈیو نے کہا تھا۔ کہ ہر فان پاپن جرمن سفیر مقیم انقرہ نے بیان کیا ہے۔ کہ ترکی اس نظام حکومت کو منظور کر لے گا۔ جو ڈکٹیٹر قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ترکی کی آزادی پر ہاتھ نہیں ڈالا جائے گا۔ ہر فان پاپن نے اس خبر کی تردید کی ہے۔

لکھنؤ ۲۵ نومبر۔ یو پی کے سابق کانگرسی وزیر اعظم پنڈت پنت کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ایک سال قید کی سزا دیدی گئی ہے

دہلی ۲۵ نومبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں محکمہ سپلائی کے ڈائرکٹر جنرل نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے لئے دو ممبر چنے جائیں۔ سرکاری ممبروں کو گورنمنٹ کی طرف سے ہدایت کی گئی۔ کہ وہ صرف منتخب شدہ ممبروں کو ووٹ دیں۔ اس پر غیر سرکاری نامزد شدہ ممبروں کی طرف سے اعتراض کیا گیا۔ مگر حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ پبلک کے نمائندوں کا دخل اس کام میں ہو سکے۔ نامزد ممبروں کو ایسے مواقع بہم پہنچانے کے لئے حکومت کے پاس دوسرے ذرائع بھی ہیں کونسل نے یہ تحریک منظور کر لی۔ اس کے بعد سپلیمنٹری فائننس بل پر بحث ہوئی۔

دہلی ۲۵ نومبر۔ آج مدراس کی ایک برانچ ریلوے لائن کو بند کرنے کے سوال پر بحث کے لئے ایک تحریک التوا پیش ہوئی۔ اپوزیشن کی تقریروں کا جواب دیتے ہوئے ریلوے ممبر نے کہا۔ کہ بعض برانچ لائنیں لڑائی کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے بند کی جا رہی ہیں۔ آئندہ کے لئے اس بارہ میں ایک پالیسی معین کرنے کے لئے عنقریب ریلوے بورڈ کے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ جو ملازم اس طرح بے کار ہوتے ہیں۔ ان کو ملازمت دینے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ اور جو سامان سمندر پار بھیجا جائے گا۔ حکومت برطانیہ اس کی قیمت ادا کرے گی۔

لنڈن ۲۵ نومبر۔ روم کے ایک اخبار نے کھلم کھلا اطالوی افسروں پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے یونان کی لڑائی سلیقہ سے نہیں لڑی۔ ملک میں بے چینی بڑھ رہی ہے۔ جسے دور کرنے کے لئے اطالوی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ یونانی فوجوں پر جوابی حملہ کر دیا گیا ہے۔ مگر حملہ کی کوئی تفصیل بیان نہیں کی گئی۔ البانیہ کے لوگ بھی پہاڑوں سے اتر کر اطالویوں کو سخت پریشان کر رہے ہیں

لنڈن ۲۵ نومبر۔ کل اور پرسوں لنڈن پر کوئی بڑا حملہ نہیں ہوا۔ گذشتہ تین ماہ میں صرف یہ دو راتیں اہل لنڈن نے قدرے سکون سے بسر کیں۔

قاہرہ ۲۵ نومبر۔ آج اطالوی طیاروں نے سکندریہ پر بم برسائے چار آدمی ہلاک اور ۲۸ مجروح ہوئے مصری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ ایسے اندھا دھند حملوں سے اہل مصر میں سخت ناراضگی پیدا ہو رہی ہے۔

میڈرڈ ۲۴ نومبر۔ سپین کی وزارت نے ایک قانون پاس کر دیا ہے جس کے رو سے ٹانجیر کے علاقہ کو مراکو کے مجوزہ نظام میں شامل کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۴ نومبر۔ لنڈن میں انڈیا سٹورز ڈیپارٹمنٹ کی عمارتوں کو جرمن بمباری سے سخت نقصان پہنچا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈیپارٹمنٹ کو لندن سے باہر ایک اور جگہ منتقل کر دیا گیا ہے۔

ضروری اعلان

پیرزمان شاہ صاحب وکیل مانسہرہ کو پہلے محکمہ قضا نے اور بعد میں محکمہ قضا کی تحریر پر نظارت ہذا نے رجسٹری جوابی چٹھیوں کے ذریعہ سے ایک معاملہ میں کارروائی کر کے جواب بھجوانے کیلئے لکھا۔ لیکن پیر زمان شاہ صاحب موصوف نے باوجود ان چٹھیوں کے وصول کرنے کے جن کی رسیدات دفاتر متعلقہ میں پہنچ چکی ہیں۔ اس معاملہ میں کارروائی کرنے کی نہ کوئی اطلاع دی اور نہ اس خاموشی کی وجہ بیان کی چونکہ اس معاملہ میں پہلے بھی غیر معمولی تاخیر واقع ہو چکی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر تاریخ اشاعت سے دس دن کے اندر اندر انہوں نے جواب نہ دیا تو ان کے خلاف سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور رپورٹ کی جائے گی

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلمانان کشمیر کی فلاح وبہبودی کا کام بدستور سابق فرما رہے ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے مخلص احباب سے خواہش فرماتے ہیں۔ کہ وہ چندہ اس وقت تک ادا کرتے جائیں جب تک کہ اس کے بند کر دینے کا اعلان نہ ہو۔ چندہ کشمیر جب سے شروع ہوا ہے۔ ایک مخلص نوجوان ایسے ہیں جو اس وقت ہی سے ایک روپیہ کے حساب سے ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضل وکرم کی بارش برسائے آمین مگر بعض جماعتوں کی طرف سے اس چندہ کی وصولی میں تساہل سے کام لیا جا رہا ہے۔ احباب کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ چندہ کشمیر ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمدنی کے حساب سے برابر اس وقت تک ادا کرتے جاویں جب تک کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس کے بند کر دینے کا اعلان نہ ہو۔ پس وہ جماعتیں اور افراد جو اس چندہ کو بند کر چکی ہیں۔ توجہ فرماویں۔ اور باقاعدہ ماہوار بالشرح چندہ بھجوانا شروع فرما دیں۔

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں تو

سٹریٹ ڈیلیوری سروس دہلی کی سرپرستی کیجئے

پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں صرف دو آنہ میں آپ کا پارسل آپ کے دروازے پر پہنچ جائے گا چنگی خانوں یا کسی اور دفتر کی کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں رہتی

۲۶۳۷ کو فون کریں
نارتھ ویسٹرن ریلوے

دہلی میں سٹریٹ ڈیلیوری سروس یہ تمام خدمت صرف دو آنہ کے بدلہ میں بجا لاتی ہے۔

جدید تحقیقات

بارہ ہفتہ میں انگریزی

فنٹکس فاؤنڈیشن کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ اور وہ مکمل طریقہ تعلیم جس سے ہر اردو پڑھا لکھا آدمی بارہ ہفتہ میں انگریزی سیکھ سکتا ہے اسلامی انعام میں شائع ہو گئی ہے جو دفتر صاحب رجسٹرار فنٹکس فاؤنڈیشن سے مفت مل سکتی ہے۔
مفت منگوانے والے اصحاب ذیل کے پتہ پر لکھیں:-

دفتر صاحب رجسٹرار بہادر فنٹکس فاؤنڈیشن دہلی نمبر ۴

قادیان کے مختلف محلوں میں باموقعہ سکنی قطعات

خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اور حسب دستور سابق اس موقعہ پر قادیان کی نئی آبادی کے نقشہ جات میں توسیع کی جا رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں محلہ جات دار الرحمت دار الشکر شرقی۔ دار الیسر اور دار البرکات وغیرہ میں نئے قطعات نکل آئے ہیں۔ اس لئے جو احباب قادیان میں سکنی زمین حاصل کرنے اور مرکز سلسلہ کے ساتھ روحانی رشتہ کے علاوہ ظاہری رشتہ بھی پیدا کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ خاکسار سے خط وکتابت فرمائیں۔ یا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف لا کر زبانی فیصلہ فرما لیں۔ انشاء اللہ موقعہ کے انتخاب اور ریٹ وغیرہ کے لحاظ سے دوستوں کو فائدہ رہیگا +

قادیان خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ایک شہری حیثیت رکھنے والا بارونق قصبہ ہے۔ جس میں ریل۔ بجلی۔ تار اور ٹیلیفون وغیرہ کی تمام سہولتیں میسر ہیں مگر یہاں کے سکنی قطعات کی قیمت ابھی تک دوسرے شہروں کی نسبت سے بہت کم ہے جس میں آئندہ زیادتی ہونے کا غالب امکان ہے۔ اس لئے جن دوستوں کو توفیق ہو۔ انہیں جلدی ہی قادیان میں زمین خرید لینی چاہیئے۔ اس سے ان کا روپیہ بھی محفوظ ہو جائے گا۔ اور خدا کے فضل سے ان کی خرید کردہ زمین کی مالیت بھی دن بدن بڑھتی جائے گی۔ ہر محلہ میں موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ قیمت مقرر ہے۔ جس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی +

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی